تبصرہ کتب

یورپ میں مسلمانوں کی حیثیت اور کردار

تبصرہ نگار: آصف حسین

تلخیص: راشد بخاری

نام کتاب: نیو یورپ میں مسلم آبادیاں

Muslim Communities in the New Europe, Editors: G. Nonneman, T. Niblock & B. Szajkowski, Garnet Publishing, Reading; 1997', pp. 346, 35.

اس کتاب میں مشرقی یورپ کے ممالک (مثلاً مقدونیا، بوسنیا، بلغاریہ، البانیہ اور یونان) اور مغربی یورپ کے ممالک (مثلاً برطانیہ، بلجیم، نیدر لینڈ، فرانس، جرمنی، سویڈن، سپین اور اٹلی) میں مسلمانوں کی حیثیت وکردار کا جائزہ لیا گیا ہے۔

مشرقی یورپ میں اسلام کیمونزم کے خاتمے کے بعد مسئلہ بنا جبکہ مغربی یورپ میں اسے ہمیشہ سے ہی مسئلہ سمجھا جاتا رہا ہے۔نونمین کا مشاہدہ درست نظر آتا ہے کہ مغربی یورپ میں کچھ مسلمانوں نے خود سے روا رکھے گئے امتیازی سلوک اور ثقافتی اختلافات کی بنا پر پیدا شدہ حساسیت کی وجہ سے مشرق وسطیٰ کے مسلمانوں کے تصورات اور مقاصد سے خود کو ہم آہنگ کیا ہے۔، مثلاً ایرانی انقلاب سے متاثر ہونا۔ میزبان معاشروں میں عوامی رائے کی اکثریت نے ایسے رویوں پر ردِ عمل کا اظہار کیا ہے۔اور وہ اپنے وسط میں تنگ نظر مسلمان آبادیوں کے انتہاپسند تصور اسلام کو خطرہ سمجھتے ہیں۔ یہ ایک تشویش انگیز رجحان ہے جس میں کمی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ چنانچہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یورپ میں مسلمان مشرقِ وسطیٰ کی اسلامی تحریکوں سے یگانگت کا اظہار کریں تو کیا انہیں مغربی ممالک میں زیادہ نشانہ بنایا جائے گا؟

---

*Reviewed by Asif Hussain, broadcasted on BICNEWS 24 March 1998. http: // www. iol. ie/- - affifi/ BIC /Books/ books 14. htm

مسلمانوں کے لیے یہ فطری بات ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں مسلمانوں کے مسائل پر تشویش کا اظہار کریں۔ ایسے مسائل جن کا باعث بھی عموماً مغربی ممالک کی حکومتیں اور ان کے اتحادی یعنی مشرق وسطیٰ میں سیکولر آمریت ہوتی ہے۔

> میزبان مغربی معاشرے اپنے وسط میں تنگ نظر مسلمان آبادیوں کے انتہا پسند تصور اسلام کو خطرہ سمجھتے ہیں۔ یہ ایک تشویش انگیز رجحان ہے جس میں کمی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔

چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسی کتابوں کے ساتھ ساتھ ایسے مطالعات بھی سامنے آئیں جن میں مغربی اثرات اور اقدامات کا بھی تجزیہ کیا گیا ہو کہ وہ اس سلسلے میں کہاں تک قصوروار ہیں؟ مثلاً رشدی کی کتاب پر پابندی سے تو مغرب میں ہیجان پیدا ہوا لیکن شاہی خاندان کے بارے میں کیٹی کیلی کی کتاب پر لگائی جانے والی پابندی پر کوئی شور شرابہ نہیں کیا گیا۔ فرانس میں خواتین کے سر ڈھانپنے (سکارف) کو تو ایک مسئلہ بنالیا جاتا ہے لیکن کیا یہ فرد کے ''انسانی حقوق'' میں شامل نہیں ہے کہ وہ اپنے عقیدے کا انتخاب کر سکے اور اپنی پسند کا لباس پہن سکے؟

دوسرے لفظوں میں مغرب میں کسی بھی ایسے مباحثے یا مطالعے میں، جس میں اسلام کو بطور ''مسئلہ'' زیر بحث لایا گیا ہو، مغرب کی ذمہ داریوں، اثرات اور ان کے نتائج پر بھی بات ہونی چاہیے۔ زیر نظر کتاب میں مدیران نے درحقیقت مسلمانوں کو مغرب کا آئینہ دکھایا ہے جس میں وہ اپنی صورت دیکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر بلجیم اور نیدرلینڈ پر مضمون میں ''درامد شدہ اسلام'' کی مثالوں کے ذریعے مسلمانوں کے رویوں کی مختلف شکلوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ برطانیہ پر مضمون میں دیکھا گیا ہے کہ مسلمان ''عوامی دائرے'' میں کیسے اتنے نمایاں ہو گئے ہیں اور انہیں عوامی زندگی میں مصروف کرنے کے لیے کیا کرنے کی ضرورت ہے؟

نونمین نے اپنے ابتدائیے میں کئی سوال اٹھائے ہیں مثلاً مغربی اور مشرقی یورپ میں مسلمانوں کی صورت حال کا موازنہ کیسے کیا جا سکتا ہے؟ مغربی اور مشرقی یورپ میں مسلمان کیسے مسلمان ہیں؟ دیگر یورپیوں کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات میں مذہبی عناصر (چہ جائیکہ نسلی اور لسانی عناصر) کیا اہمیت رکھتے ہیں؟ تاریخی تجربات کی روشنی میں اختلافات کا کیا کردار ہے یا رہا ہے؟

مضامین میں مندرجہ بالا سوالات کے حوالے سے ان کے اپنے نقطہ نظر کے مطابق انصاف کیا گیا ہے۔ لیکن یہ سوال کہ خود یورپی اسلامی پالیسی اسلام کے بارے میں کیا ہے؟ ابھی تک جواب طلب ہے۔